

مرتبہ : محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

علم و معارف

حضرت مولانا

محمد قاسم صاحب تالوڑی

یہ ملوف قات حضرت یحییٰ الاست گھنی بے فکل یعنی
البتوں نے اعلان کیا کہ مولانا ناظر توریؒ فرماتے تھے کہ اطرافِ مکھن میں ایک
جس کو اس کے لئے نامی سے فکل یعنی

قابل تکفیر کون | خان صاحب نے فرمایا کہ مولانا ناظر توریؒ فرماتے تھے کہ اطرافِ مکھن میں ایک عالم رہتے تھے، جو بڑے عالم تھے۔ مولانا نے ان کا نام بھی بیا۔ مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ یہ عالم ایک سجدہ میں رہتے تھے، اور سجدہ کی جزوی بجانب ایک سد درمی تھی، اس میں پڑھایا کرتے تھے۔ مولوی فضل رسول بدالوی نظر کی نماز یا عصر کی نماز سے پہلے ان کی خدمت میں پہنچے اور ان کو وہ اپنی تحریکت سنائیں جو انہوں نے مولانا شہید کی رو میں لکھی تھیں، اور ان سے اسکی تصدیق اور مولانا شہید کی تکفیر چاہی۔ اتنے میں جماعت تیار ہو گئی۔ مولوی صاحب نے فرمایا پہلے نماز پڑھ لیں پھر غور کریں گے۔ مولوی فضل رسول کے ساتھ ایک شخص بھی تھا۔ مولوی صاحب اور مولوی فضل رسول تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ ان کا سامنی نہیں اٹھا اور بیٹھا پڑواحصہ پیارا۔ جب مولوی صاحب نماز پڑھ کر تشریعت لائے تو اسے حق پلیتے ہوئے دیکھا۔ اس پر مولوی صاحب نے مولوی فضل رسول سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا کہ میرے عذریں ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ تھا اسے ساتھ لکھتے دنوں سے میں انہوں نے مت بتائی۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تکفیر کا ارادہ میرا پہلے بھی نہ تھا۔ مگر اتنا ارادہ تھا کہ آپ کے موافق نکھ دوں گا۔ مگر اس وقت الہام نماز کی برکت سے مجھ پر ایک حقیقت منکشف ہوئی، وہ یہ کہ یہ شخص تھا اس عذریں سے اور اتنی مت سے تھا اسے ساتھ بھی ہے، مگر باوجود اس کے تم اسے مسلمان (نمازی) بھی نہ بنائے کے اور مولوی اسماعیلؒ جس طرف نکل گیا ہزاروں کو دیندار بنالیا ہے۔ پس قابل تکفیر تم ہونہ کے مولوی اسماعیلؒ۔ لہذا تم میرے پاس سے پہلے جاؤ میں کھڑنے کو ہوں گا۔ اس پر وہ بے نیل و مرام والپس ہو گئے۔ یہ تفصیل بیان

لے خان صاحب سے مراد مولانا امیر شاہ خان صاحب مردم و معقول ہیں۔

کر کے خان صاحبؒ نے فرمایا کہ میں اس شیخ سے ملا ہوں جو مولوی فضل (رسرا) کے ساتھ تھا۔ حالانکہ وہ بڑھا ہو گیا تھا، مگر بڑھا پتے تک بے نماز تھا۔ اور دنیا کی تمام باریوں مغل بود رہا تھا، ٹیکری بازنی، مرغ بازنی وغیرہ میں ماہر تھا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۱) حاشیہ حضرت حکیم الامتؒ: پس قابل تکفیر - الخ اوقل اس بنادر پر نہیں کہ تمہارا اثر سائیقی پر نہ ہوا بلکہ اس بنادر کہ استئنے بڑے خادم الاسلام کی تکفیر کی بوجو بروئے حدیث موجب تکفیر ہے۔ پس حدیث کے جو معنی بھی میں اس بنادر پر یہ قابلیت بھی ہے تکفیر کی۔ (شریف الدینیات حوالشی امیر الروایات)

۳۴. شاگرد کی رضیحت | خان صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ تقصیہ میں نے مولانا نانو تویی صاحبؒ پر اللہ عبد القیوم صاحبؒ اور دوسرا سے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ یہ روز مولانا شہیدؒ میں دوں کے کسی میلہ میں گئے۔ سید صاحبؒ اس زمانہ میں ان سے پڑھتے تھے، وہ بھی ان کے ساتھ گئے جب یہ دونوں میلہ میں پہنچے، سید صاحب پر ایک جوش سوار ہوا، اور نہایت غصہ آیا اور تیز لہجہ میں مولانا شہیدؒ سے فرمایا کہ آپ نے کس لئے بڑھا تھا، کیا سواد کفار بڑھانے کیلئے؟ آپ کو معلوم ہے کہ آپ اس وقت کہاں ہیں، آپ عندر فرمائیں کہ ایک عالم شاہ عبد العزیز صاحبؒ اور شاہ عبد القادر صاحبؒ کا جنتیہ اکفار کے میلہ کی روشنی بڑھائے۔ مولانا کا اس پر خاص اثر ہوا، اور انہوں نے کہا: سید صاحب آپ بجا فرماتے ہیں، اور واقعی غلطی یہی ہے۔ اور یہ فرما کر فوراً بوٹ آئے اور پھر کچھ کسی میلہ میں نہیں آئے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۱) حاشیہ حضرت حکیم الامتؒ: قوله سید صاحبؒ آپ نہایت بجا (اقول)، شاگرد کی رضیحت کو تیز لہجہ میں قبول کر لینا اور عمل کرنا کس قدر عبادۃ عظیمہ ہے۔ (شریف الدینیات حوالشی امیر الروایات)

۳۵. غزالی وقت | خان صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا نانو توییؒ نے فرمایا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب دہلویؒ قلب کے اندر جو نہایت پھر ہوتے ہیں، ان سے خوب راتف ہیں۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۱) حاشیہ حضرت حکیم الامتؒ: قوله نہایت باریک چور (اقول) تو اپنے وقت کے غزالی بھی تھتے۔ (شریف الدینیات)

۳۶. قبول نام کی دو صورتیں | خان صاحبؒ نے فرمایا کہ میں اس وقت مولانا نانو توییؒ کا ایک ملفوظ سنلاتا ہوں جو اس مقام کے مناسب ہے کہ قبول نام کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ قبول جو خود سے کہ عوام تک پہنچے، اور دوسرا وہ جو عوام سے شروع ہو اور اس کا اثر خواص تک بھی پہنچ جائے۔ پہلا قبول علماء تک قبولیت ہے نہ کہ دوسرا کیونکہ حدیث میں جو مصنفوں علامت

تعمیریت آیا ہے۔ وہ یہ کہ اول بندہ سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ ملادِ اعلیٰ کو محبت کا حکم دیتے ہیں، اور ملادِ اعلیٰ سے اپنے بنپے والوں کو، یہاں تک کہ وہ حکم اہل دنیا تک آتا ہے۔ اور یہ ترتیب ملادِ اعلیٰ میں ہمیں اسی ترتیب سے اسکی محبت دنیا میں پھیلتی ہے کہ پھر اس سے اچھے لوگوں کو محبت ہوتی ہے اس کے بعد دوسروں کو پسی برمقویت اس کے بر عکس بُوگی ذہ دلیل مقویت نہ ہوگی۔ (ارواح ثلاثۃ ص۲)

۲۵۔ احتیاط [خانصاحب] نے فرمایا کہ مولانا گنگوہی نے فرمایا یا مولانا ناؤ توہی نے اچھی طرح یاد نہیں۔ مگر میں ان ووصفات میں سے کسی ایک سے ہے، کہ ایک شخص نہایت خوشگلوکتے اور نعمت وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے میاں جی نور محمد صاحب سے عرض کیا کہ یہ شخص خوشگلوک ہے۔ اور نعمت پڑھتا ہے۔ آپ بھی سن سمجھئے۔ آپ نے فرمایا : ووگ مجھے کبھی کبھی امام بنادیتے ہیں اور میں بلا مرد ایمیں بھی علماء کا اختلاف ہے اور اس لئے اس کا سنتا خلاف احتیاط ہے۔ ہمذمیں اس کے سنت سے مبعد ہوں۔ (ارواح ثلاثۃ ص۲۰۶) حاشیہ حضرت حکیم الامات، قوله امام بنادیتے ہیں۔ (اقول) کس قدر ادب ہے منصب امامت کا، کہ اختلافات سے بھی احتیاط کی۔ یہ سختے صوفی صانی کہ شریعت کا اس قدر پاس فرماتے تھے۔ (شریف الدربیات حوثی امیر الروایات)

۳۶۔ نواب قطب الدین اور مولوی نذیر حسین [خانصاحب] نے فرمایا کہ مجرم سے مولانا ناؤ توہی جی بیان فرماتے تھے کہ نواب قطب الدین صاحب بڑے پکے مغلد تھے، اور مولوی نذیر حسین صاحب ب پکے غیر مغلد۔ ان میں اپس میں تحریری مناظرے ہوتے تھے۔ یاکہ ہر تبرکتی جلسہ میں یہ ری زبان سے نکل گیا کہ اگر کسی قدر نزاب صاحب ڈھیلے پڑ جائیں، اونکی قدر مولوی نذیر حسین اپنا شدد چھوڑ دیں تو جگہ امانت جائے۔ یہ ری اس بات کو کسی نے نواب قطب الدین صاحب نہیں بھی پہنچا دیا، اور مولوی نذیر حسین صاحب تک بھی۔ مولوی نذیر حسین صاحب تو سن کر ناراضی ہوئے، مگر نزاب صاحب پر یہ اثر ہوا کہ جہاں میں مٹھرا تھا، وہاں تشریعت لائے اور اگر میرے پاؤں پر عاصمہ ڈال دیا اور پاؤں پکڑ لئے اور روئے گے اور فرمایا : جھانی جس قدر میری زیادتی ہو خدا کے واسطے مجھے تباہ دو۔ میں سخت نامہ ہوا۔ اور مجھ سے بجواں نہ پڑا کہ میں جھوٹ بولوں اور صرف تجوہ میں نے اسی روز بولا تھا اور کہا کہ حضرت آپ بیرے بزرگ ہیں۔ یہ ری کیا نیال ہمیں کمیں ایسی ستافی کرتا۔ آپ سے کسی نے غلط کہا ہے۔ عرض میں نے مشکل تمام ان کے خیال کو بدلا اور بہت دیر تک

وہ بھی روتے رہے، اور میں بھی روتا ہا۔ یہ قصہ بیان کر کے خالصاحدب نے فرمایا کہ جب مولانا نے یہ قصہ بیان فرمایا۔ اس وقت بھی آپ کی آنکھوں میں آنسوں بھرا تھے تھے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۳۷) حاشیہ حکیم الامت[ؒ] : قوله پاؤں پر۔ الی قوله مجھے تبلادو۔ (اتول) کیا انتہا ہے اس تہیت کی ایسے بزرگ پر کب لگان ہو سکتا ہے کہ نفسانیت سے مناظرہ کرتے ہوں۔ قوله بھوٹ بولا (اقوا۔ پتوںکے اس میں کسی کا ضرر نہ تھا اس نے اباحت کا حکم کیا جائے گا۔ (شریعت الدینیات)

۲۔ خالصاحدب نے فرمایا کہ یہ مرتبہ مولانا ناون تو می[ؒ] نے حضرت ابو بکر صدیق[ؓ] کی افضلیہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ مختلف لوگوں کی نسبت احادیث میں لفظ احب وار د ہوا ہے، کہیں حضرت عائشہ[ؓ] کو کہیں حضرت فاطمہ[ؓ] کو وغیرہ وغیرہ لیکن ابو بکر صدیق[ؓ] کی نسبت حدیث میں وار، ہنا ہے۔ کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو غلیل بنانا تو ابو بکر[ؓ] کو بنانا اور یہ بات جس میں مادہ غلت ہو کسی اور کلیئے نہیں فرمائی۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کر خاص غاصن خصوصیات ہوتی ہیں۔ مثلاً جس مادہ میں فت کی جگہ پو (یعنی فاء، فعل کی جگہ) مث ہو گا، اس کے معنی میں علو کے معنی پائے جائیں گے جیسے ترف، شر، شیطان وغیرہ۔ اسی طرح جس مادہ میں فرع کی جگہ خ ل ہوں گے اس میں علیحدگی اور یکسوئی کے معنی پائے جائیں گے جیسے غلوت، غلو، بیت الملاع خلال وغیرہ۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کر عجبت کا تعلق قلب سے ہے اور قلب میں بہت سے پردوے ہوتے ہیں اور اس کے نیچے میں ایک خلاستہ ہے پس عام محبوبروں کی عجبت تو قلب کے پردوں میں ہوتی ہے اور غلیل کی عجبت اس خلاء میں جو قلب کے اندر ہوتا ہے جب یہ بھی معلوم ہو گیا تو اب حدیث کے یہ معنی ہوئے کہ میرے جرف، تلب کے اندر عجبت کے سوا کسی اور کسی عجبت کی جگہ نہیں ہے۔ اور بالفرض اس جگہ کسی اور کسی عجبت کی جگہ ہوتی تو ابو بکر صدیق[ؓ] کی عجبت کی ہوتی اور جب ابو بکر[ؓ] آپ کو اس درجہ محبوب تھے تو تصریح ہے کہ آپ کی عجبت اور سب سے نازد ہو گی اور دوسروں کی عجبت تعلق جرف قلب سے دو دو پردوں سے ہو گا۔ اور ابو بکر صدیق[ؓ] کی عجبت کا تعلق اس پردوہ سے دور جرف قلب سے قریب تر ہے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۳۷) حاشیہ حضرت حکیم الامت[ؒ] : قوله کسی کو غلیل بنانا (اتول) اگر اس پر یہ سوال ہو کہ حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غلیل اللہ فما کر اپنے تفضیل کی علت میں اپنے کو جیب اللہ فرمایا ہے جس سے اس کے علس کا شہر ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس حکم کا مبنی لخت نہیں بلکہ محاورہ ہے۔ خادیلت میں غلیل کا اطلاق عاشق پر بھی ہوتا ہے۔ مگر جیب کا صرف اسی معنی پر (شریعت الدینیات) (باقی ایسید کا)